قصیدہ درمدح

امام حسن عسکری علیہ السلام

لسان الشعراء سید مجاور حسین نقوی تمنّاؔ جائسی

امام عسکری کی دید کو سارا جہاں ٹھہرا
زمیں پانی پہ ٹھہری اور ہوا پر آسماں ٹھہرا

نگہ ٹھہری تھمیں آنکھیں زیارت کو جگر ٹھہرے
رکی قسمت کی گردش قلب کا دردِ نہاں ٹھہرا

ثوابت بن گئے سیارے گلشن میں ہوا ٹھہری
تھمی جنبش شجر کی شاخ گل پر آشیاں ٹھہرا

رکیں دریا کی لہریں بن گیا آئینہ ہر چشمہ
تھمیں موجیں ہوائے تند کی، آب رواں ٹھہرا

ادب سے نکہتِ غنچہ رہی غنچے میں پوشیدہ
در گلشن تک آکر بوئے گل کا کارواں ٹھہرا

رکی بارش گھٹی سردی زمانہ معتدل آیا
فضا پر چتر بن کر لکّۂ ابر رواں ٹھہرا

ہمارے گیارہویں ہادی کا یہ روزِ ولادت ہے
اسی سے شوق نظارہ میں ہر قلب تپاں ٹھہرا

ربیع الآخریں کی آگئی تاریخ لو دسویںؔ
مودب ہو کے دیکھو جو جہاں تھا وہ وہاں ٹھہرا

مسلماں عالم رویا میں نرجس کو کیا جس نے
اسی کے دم سے سچ پوچھو تو ابتک یہ جہاں ٹھہرا

خوشی سے جس نے حضرت کو بٹھایا پشت پر اپنی
کسی راکب سے کب وہ مرکب پیل دماں ٹھہرا

تمنّاؔ مختصر یہ ہے کہ جو دم بھر نہ تھمتا تھا
خوشی سے آج میرے دل کا وہ دردِ نہاں ٹھہرا

گیارہواں امامؑ ملا

سید رئیس حسین نقوی عاصیؔ جائسی

زمینِ عشق کو پھر آسماں مقام ملا
ہیں شاد اہل ولا گیارہواں امام ملا

امام وقت کی موجودگی سے دنیا کو
نظام صبح ملا اور نظام شام ملا

نقیؑ کی گود میں ہیں عسکریؑ بشانِ امام
مہِ تمام کو یارو! مہِ تمام ملا

خبر زمانے کو دیتے ہیں آج لیل و نہار
سراج صبح ملا اور چراغ شام ملا

علیؑ کے ہاتھ سے پایا حسنؑ زمانے نے
امام وقت کی آغوش سے امام ملا

ثناگر آپ کا اور آپ کے گھرانے کا
نظام زیست میں یہ عاصیؔ غلام ملا